Cambridge Assessment International Education

Cambridge IGCSE™

URDU AS A SECOND LANGUAGE **0539/02**

Paper 2 Listening Comprehension **May/June 2021**

TRANSCRIPT **Approximately 45 minutes**

This document has **10** pages.

© UCLES 2021

Cambridge Assessment International Education

Cambridge IGCSE

Specimen Examination in Urdu as a Second Language

Paper 2 Listening for examination from 2021

Turn over now

[Pause 00’05’’]

مشق نمبر :1

سوال نمبر :1 تا 8

سوال نمبر1 تا 8 کے لیے آپ آٹھ مختلف حصے سنیں گے۔ ہر سوال کا جواب دی گئی لائن پر تحریر کریں۔ آپ کا جواب مختصر ہونا چاہیے۔

آپ ہر حصے کو دوبار سنیں گے۔

[Pause 00’05’’]
[Signal]
[Pause 00’03’’]

سوال نمبر1

بھائی: سدرہ باجی ! ایک بات پوچھوں برا تو نہیں مانیں گی ؟

سدرہ: بالکل نہیں، تم ایک نہیں کئی سوال پوچھ سکتے ہو۔

بھائی: آپ کی فیشن کے بارے میں کیا رائے ہے ؟

سدرہ: میرے لیے نفیس اور آرام دہ کپڑے اور جوتے جو مجھ پر جچتے ہوں، وہ فیشن ہے۔ میں دوسرے لوگوں کی نقل کرنے پر یقین نہیں رکھتی۔ یہی سوال اگر میں تم سے کروں تو؟

بھائی: میرے مطابق تو نئے زمانے کے ساتھ ساتھ چلنا بہت ضروری ہے۔

[Pause 00’10’’]
[Repeat]
[Pause 00’05’’]

سوال نمبر 2

صحافی: السلام علیکم! آپ کا یہ انٹرویو رسالے کے سالانہ ایڈیشن میں چھپے گا۔ کیا آپ اس کے لئے تیار ہیں؟

طالب علم: جی ہاں بالکل! آپ شروع کیجیے

صحافی: آپ نے مطالعے کے لیے تاریخ کا ہی انتخاب کیوں کیا؟

طالب علم: میں پاکستان کے صوبہ سندھ کی تہذیب کے بارے میں کافی پڑھ چکا ہوں، پھر بھی مجھے لگتا ہے کہ اب بھی ماضی کے بہت سے رازوں کو جاننا باقی ہے۔ اسی لیے میں نے اس مضمون کا انتخاب کیا ہے۔

[Pause 00’10’’]
[Repeat]
[Pause 00’05’’]

سوال نمبر 3

مرد: ہر سال مئی میں بہت گرمی ہو جاتی ہے، لیکن اچھی بات یہ ہے کہ اس سے فصل بھی بہت جلد پک کر تیار ہو جاتی ہے۔

عورت: موسم کے بدلنے کا کچھ پتا نہیں چلتا اور اس سال تو مئی میں بھی بارش ہو رہی ہے۔

مرد: یوں تو بارش رحمت ہے لیکن اس سال کٹائی کے موسم میں بھی بارش وقفے وقفے سے جاری ہے۔ جس کی وجہ سے عام لوگ تو خوش ہیں لیکن اس سے ہماری فصلیں خراب ہو رہی ہیں۔

[Pause 00’10’’]
[Repeat]
[Pause 00’05’’]

سوال نمبر 4

عابدہ: میں صحت مند اور تندرست رہنا چاہتی ہوں۔ کیا آپ اس سلسلے میں میری مدد کر سکتے ہیں؟

کوچ: جی کیوں نہیں! آپ کو میری خدمات پورے سال کے لیے چاہئیں یا پھر صرف چند ماہ کی رہنمائی؟

عابدہ: مجھے خوشی ہوتی اگر میں آپ کی نگرانی میں پورا سال تربیت حاصل کر سکتی، لیکن میرے امتحان ہونے والے ہیں۔ پھر بھی میں کچھ وقت نکال کر اپنی صحت بہتر بنانا چاہتی ہوں۔

کوچ: بہت خوب! آپ کل سے ہمارے جم میں تشریف لے آئیے۔

[Pause 00’10’’]
[Repeat]
[Pause 00’05’’]

سوال نمبر 5

مریم: سنا ہے آج صدر بازار میں اکثر دکانوں میں موسم سرما کے کپڑوں پر سیل لگی ہے۔ سب کپڑے بہت کم قیمت میں ملیں گے۔

خاور: بے کار ہے! اپنا وقت ضائع نہ ہی کرو تو اچھا ہے۔

مریم: ارے، کیوں بھئی، ایسی کیا بات ہے؟

خاور: اتنی بھیڑ ہو گی کہ دکانوں کے دروازے تک بھی نہ پہنچ پاؤ گی، اور پھر گرمیوں میں سردیوں کے کپڑے خریدنے کا بھلا کیا فائدہ؟

[Pause 00’10’’]
[Repeat]
[Pause 00’05’’]

سوال نمبر 6

تنویر: مجھے طرح طرح کے مزیدار اور مرغن کھانے بنانے اور کھانے کا جنون ہے۔ کیونکہ میں ذائقے کو ترجیح دیتا ہوں۔

تبسم: میں بھی ذائقے دار مرغن کھانوں کی شوقین رہی ہوں، لیکن اب خاندان کی اچھی صحت کو مد نظر رکھتے ہوئے صرف ایسے کھانوں کا انتخاب کرتی ہوں جو صحت بخش ہوں کیونکہ مرغن غذائیں مزے دار تو ہوتی ہیں لیکن اکثر صحت کے لیے بہت نقصان دہ ہوتی ہیں۔

[Pause 00’10’’]
[Repeat]
[Pause 00’05’’]

سوال نمبر 7

ٹیکسی ڈرائیور: جی، آپ کو کہاں جانا ہے؟

مسافر: مجھے اقبال ٹاؤن جانا ہے۔

ٹیکسی ڈرائیور: آپ کو اقبال ٹاؤن میں کس جگہ جانا ہے؟

مسافر: میں اس شہر میں نئی ہوں اس لیے زیادہ نہیں جانتی، البتہ اتنا معلوم ہے کہ علاقے کی سب سے بڑی بیکری کے بالکل سامنے ہی وہ گھر ہے۔

ٹیکسی ڈرائیور: اچھی بات ہے! آپ کو 500 روپے کرایہ ادا کرنا ہو گا۔ کیونکہ یہ جگہ یہاں سے بہت دور ہے۔

مسافر: ٹھیک ہے! رات بہت ہو چکی ہے۔ براہ مہربانی آپ مجھے جلدی لے چلیں۔

[Pause 00’10’’]
[Repeat]
[Pause 00’05’’]

© UCLES 2021

سوال نمبر 8

دکاندار: جی! میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں؟

ثنا: میں بچوں کے لیے اردو کے جاسوسی ناول تلاش کر رہی ہوں۔

دکاندار: دراصل ہم نے بچوں کی نئی کتابوں کا آرڈر آج ہی دیا ہے۔ اس وقت تو ہمارے پاس صرف نصاب کی کتابیں موجود ہیں۔

ثنا: جی شکریہ! میں اگلے ہفتے تک انتظار کر سکتی ہوں۔

دکاندار: آپ اتوار کے بعد کسی بھی دن آسکتی ہیں لیکن یاد رہے، منگل کے دن دکان بند ہو گی۔

[Pause 00'10'']
[Repeat]
[Pause 00'05'']

مشق نمبر 1 ختم ہوئی، اب آپ تھوڑی دیر میں مشق نمبر 2 سنیں گے۔ پرچے میں دیے گئے مشق نمبر 2 کے سوالات پڑھیں۔

[Pause 00'30'']

مشق نمبر 2:

سوال نمبر 9:

اسکولوں کی ابتدا کے بارے میں ایک رپورٹ سنیں اور نیچے دیے گئے جملے ایک یا دو الفاظ لکھ کر مکمل کریں۔

آپ یہ رپورٹ دو بار سنیں گے۔

[Pause 00'05'']
[Signal]
[Pause 00'03'']

آج دنیا کے اکثر ملکوں میں بچوں کا معمول تقریباً ایک جیسا ہے۔ روزانہ صبح سویرے اُٹھ کر اسکول جانا، واپس آ کر اسکول کا کام کرنا، رات کو اگلے دن کے لیے اسکول کا بستہ تیار کرنا وغیرہ۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ نہ صرف بچوں کی زندگی اسکول کے گرد گھومتی ہے، بلکہ روزانہ وقت پر اسکول لے کر جانا اور واپس لے کر آنا اکثر والدین کے معمولات کا بھی ایک باقاعدہ حصہ بن چکا ہے۔ برسوں پہلے ایسا نہیں تھا۔ برطانیہ ہی کی مثال لے لیں، ملکہ وکٹوریہ کے تخت نشین ہونے تک بہت کم بچے اسکول جاتے تھے۔ زیادہ تر بچے پڑھنے کی بجائے صبح سویرے کام پر جاتے تھے۔ بہت کم والدین ایسے تھے جو اپنے بچوں کو تھوڑی سی رقم کے بدلے 'ڈیم اسکولوں' (DAME) میں بھیجنے کے قابل تھے۔ ڈیم اسکول ایسی چھوٹی نرسری کو کہا جاتا تھا جہاں بزرگ خواتین اپنے گھروں میں کم سن بچوں کو تعلیم دیتی تھیں۔ امیر گھرانوں کے بچوں کے لیے گھر پر ہی ٹیوشن کا انتظام کیا جاتا، جبکہ کچھ مڈل کلاس کے بچے نجی اسکولوں میں پڑھتے تھے جہاں اکثر تعلیم کا معیار اتنا اچھا نہیں ہوتا تھا۔

1880 کی دہائی میں سب کچھ تبدیل ہو گیا، جب برطانیہ کی حکومت نے پانچ سے دس سال کی عمر کے بچوں کے لیے تعلیم کو لازمی قرار دے دیا۔ اکثر والدین کو بچوں کی اسکول کی فیس ادا کرنا ہوتی تھی لیکن غریب والدین کے بچوں کے لیے فیس کی چھوٹ دی گئی۔ 1899 میں اسکول چھوڑنے کی عمر بارہ سال کر دی گئی، لیکن سیکنڈری اسکولوں کا باقاعدہ آغاز 1902 میں کیا گیا۔

اُس وقت اسکول کا نظام آج سے بہت مختلف تھا۔ ہر کلاس میں تقریباً سو بچوں کا ہونا عام سی بات تھی۔ کام بھی بہت مختلف ہوا کرتا تھا۔ بچوں کے لیے چیزوں کو سمجھنا ضروری خیال نہیں کیا جاتا تھا، بلکہ زیادہ تر توجہ اس بات پر ہوتی تھی کہ انہیں سبق یاد ہو اور روزانہ لکھنے کی مشق کرائی جائے۔ بچے اپنا زیادہ تر وقت استاد کی لکھائی بورڈ پر سے دیکھ کر سلیٹ پر لکھنے میں صرف کرتے تھے۔ اساتذہ بہت سختی کرتے تھے۔ جو بچے دیر سے اسکول آتے یا کلاس میں غیر ضروری باتیں کرتے انہیں سخت سزائیں دی جاتی تھیں۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اسکولوں میں حالات کتنے ہی مشکل کیوں نہ ہوں، پھر بھی بچے کارخانوں میں کام کرنے کے مقابلے میں ان اسکولوں میں زیادہ محفوظ تھے۔

[Pause 00'30'']

اب آپ یہ رپورٹ دوبارہ سنیں۔

[Repeat]

مشق نمبر 2 ختم ہوئی، اب آپ تھوڑی دیر میں مشق نمبر 3 سنیں گے۔ پرچے میں دیے گئے مشق نمبر 3 کے سوالات پڑھیں۔

[Pause 00'30'']

مشق نمبر 3:

سوال نمبر 10:

آپ فیشن سے متعلق چھ لوگوں کی گفتگو سن رہے ہیں۔ ہر ایک شخص کو اس کی دی گئی رائے (A–G) سے ملائیں۔
ہر شخص کے لیے انگریزی حروف (A–G) میں سے ایک حرف دیے گئے خانے میں لکھیں۔ ہر حرف کا استعمال صرف ایک بار کریں۔
ایک حرف اضافی ہے جسے استعمال کرنے کی ضرورت نہیں۔
آپ ہر حصے کو دو بار سنیں گے۔

[Pause 00'05'']
[Signal]
[Pause 00'03'']

پہلی رائے

مجھے تو فیشن کے بارے میں جاننے کے لیے زیادہ وقت ہی نہیں ملتا کیونکہ میں سال میں صرف ایک بار ہی کپڑوں کی خریداری کے لیے جا سکتی ہوں، اس لیے میں فیشن پر زیادہ توجہ نہیں دیتی۔ لہٰذا میرے لیے ضرورت کے کپڑوں کا ہونا زیادہ ضروری ہے نا کہ ان پر لگا برانڈ کا لیبل۔ ہاں البتہ مجھے نِت نئے جوتے پہننے کا خاص طور پر بہت شوق ہے اور میری کوشش ہوتی ہے کہ پرانے انداز کے لیکن پائیدار جوتے پہنوں۔

دوسری رائے

میرے لیے تو فیشن بہت اہم ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہمیشہ ایسے کپڑے پہنوں جن میں خوب سمارٹ نظر آؤں۔ جب بھی نئے کپڑے خریدنے کے لیے بازار جاتا ہوں، میں اکثر شہر کی خوبصورت اور مہنگی دکانوں کا رخ کرتا ہوں۔ میرا ماننا ہے کہ شوق کی تو کوئی قیمت نہیں ہوتی لہٰذا دوسروں کے سامنے اپنے آپ کو بہترین انداز میں پیش کرنے کے لیے دل کھول کر رقم خرچ کرنی چاہیے۔

تیسری رائے

ویسے تو مجھے بھی فیشن کا بہت شوق ہے، لیکن کپڑوں کے معاملے میں میری رائے ذرا مختلف ہے۔ کسی بھی عام دکان سے خریدے گئے کپڑوں میں الگ انداز بھلا کیسے آ سکتا ہے؟ اگر سچ مچ کپڑوں کا فیشن کرنا ہے اور بالکل الگ اور نیا انداز پیش کرنا ہے تو پھر اس کے لیے کپڑے کسی دکان سے نہیں بلکہ خود ڈیزائن کیے جائیں تو بات بنتی ہے۔ دوسروں کی نقل کرنا یا وہ کپڑے خریدنا جو ہر کوئی خرید کر پہن سکتا ہے بھلا فیشن کیسے ہوا؟

چوتھی رائے

میرے خیال میں فیشن کرنا ایک حماقت سے کم نہیں، کیونکہ ایسا کرنے سے انسان کی سوچ متاثر ہو سکتی ہے۔ ہم آزاد انسان ہیں اور ہمیں کسی بھی طرح کی نفسیاتی پابندی کی بجائے اپنی مرضی سے اپنے لباس اور باقی چیزوں کا انتخاب کرنا چاہیے۔ میں اس بات سے اتفاق نہیں کرتا کہ کسی بھی کمپنی کے نام کی مشہوری کے لیے اُن کے لوگو (Logo) یا ڈیزائنر کپڑے پہن کر میں خود کو چلتا پھرتا اشتہار بناؤں؟

پانچویں رائے

میں عام طور پر اپنی روزمرہ زندگی میں زیادہ فیشن کرنا پسند نہیں کرتی، لیکن جب کبھی شادی بیاہ یا کسی خاص پارٹی میں جانا ہو تو پھر میری تیاری دیکھنے کے لائق ہوتی ہے۔ کپڑوں، جوتوں اور گھڑی کے علاوہ پرس تک ہر چیز مجھے مشہور برانڈ کی ہی پسند ہے۔ اور تو اور، ان موقعوں پر جانے کے لیے بھی میں کسی عام سی سواری کا انتخاب نہیں کرتی بلکہ اپنے لیے نہایت عمدہ اور مشہور کمپنی کی گاڑی کرائے پر لے کر اس محفل میں الگ انداز سے شرکت کرتی ہوں کہ لوگ دیکھتے رہ جائیں۔

چھٹی رائے

میرے لیے یہ بات قطعاً اہم نہیں ہے کہ میں دوسروں کو خوش کرنے کے لیے فیشن اپناؤں۔ میرے لیے جو بات سب سے ضروری ہے وہ یہ کہ میں جو کچھ بھی پہنوں وہ بہت آرام دہ ہو۔ لہٰذا میں خریداری کرتے وقت یہ نہیں دیکھتا کہ فیشن میں کیا ہے بلکہ میں آرام اور سکون کو ترجیح دیتا ہوں، اب وہ چیز خواہ مجھے مشہور ڈیزائنیز کی مہنگی دکان میں ملے یا کسی سستے سٹور سے مل جائے، مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

[Pause 00’05’’]

اب آپ یہ گفتگو دوبارہ سنیں۔

[Repeat]

مشق نمبر 3 ختم ہوئی، اب آپ تھوڑی دیر میں مشق نمبر 4 سنیں گے۔ پرچے میں دیے گئے مشق نمبر 4 کے سوالات پڑھیں۔

[Pause 00’30’’]

© UCLES 2021

مشق نمبر :4

سوال نمبر :11 تا 18

آپ ایک اردو اخبار کے لیے بیرون ملک یونیورسٹیوں میں پڑھنے والے طلباء سے لیا گیا انٹرویو سن رہے ہیں۔ انٹرویو سن کر ہر سوال کے لیے صحیح جواب کے سامنے (A, B یا C) میں سے دیے گئے خانے میں (✓) ٹک کا نشان لگائیں۔ آپ یہ بات چیت دو بار سنیں گے۔

میزبان: السلام علیکم، حیدر خان صاحب!

حیدر خان: وعلیکم السلام!

میزبان: آج ہم آپ سے بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے والے طالب علموں کے معمولات اور ان کے مسائل کے بارے میں گفتگو کریں گے۔ سب سے پہلے تو یہ بتائیں کہ آپ نے اعلیٰ تعلیم کے لیے چین کا انتخاب کیوں کیا؟ جبکہ عام طور پر مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے یورپ اور امریکہ جانے کی روایت ایک عرصے سے چلی آ رہی ہے۔

حیدر خان: جی ہاں! آپ نے درست فرمایا۔ پچھلی کئی دہائیوں سے طلبا و طالبات اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے یورپ اور امریکہ ہی کا رخ کیا کرتے تھے، لیکن اب وقت بدل گیا ہے۔ اب امریکہ اور برطانیہ کے علاوہ بھی دیگر بہت سے ترقی یافتہ ممالک تعلیمی میدان میں صف اول میں شمار کیے جاتے ہیں۔ دنیا میں تیزی سے ترقی کرنے والے ممالک میں چین سب سے آگے ہے اور یہاں کی یونیورسٹیاں بھی بین الاقوامی شہرت کی حامل ہیں۔

میزبان: یقیناً! میں آپ کی بات سے اتفاق کرتی ہوں۔ لیکن یہ بتائیے کہ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے یہاں کی یونیورسٹیوں کا موازنہ یورپ اور امریکہ کے تعلیمی اداروں سے کیا جائے تو کون سی باتیں مشترک یا مختلف ہیں؟

حیدر خان: ہمارے ملک میں اکثر طالب علموں کو یورپ اور امریکہ کے بارے میں تو پتا ہوتا ہے، لیکن ایک تو وہاں فیس بہت زیادہ ہے اور دوسرا وہ اسکالرشپ بہت کم دیتے ہیں جس کی وجہ سے طلبا کو خود سے اچھا خاصا خرچہ کرنا پڑتا ہے۔ ایسے میں غریب مگر لائق طالب علم خاموشی سے گھروں میں بیٹھ جاتے ہیں۔

میزبان: بہت خوب! ہم اس بارے میں یقیناً مزید جاننا چاہیں گے کہ اور کونسی ایسی سہولتیں ہیں جو پاکستانی طلبا و طالبات کی اعلیٰ تعلیم کے لیے چین کو ایک پرکشش ملک بناتی ہیں؟

حیدر خان: چین میں داخلہ لینے کا ایک اور فائدہ یہ بھی ہے کہ کسی بھی طرح کا زبان کا کوئی ٹیسٹ یا کسی بھی مضمون کا امتحان نہیں دینا پڑتا۔ یورپ یا امریکا جانے والوں کو انگریزی زبان کے انتہائی مہنگے ٹیسٹ پاس کرنے ضروری ہوتے ہیں، لیکن چین میں ایسا کچھ بھی نہیں۔ عام طور پر بین الاقوامی طلبا کے لیے پڑھائی کا نصاب انگریزی میں ہوتا ہے اور جہاں ایسا نہیں ہوتا وہاں پر یونیورسٹی خود پہلے ایک سال کا زبان کا کورس کرواتی ہے اور پھر باقاعدہ پڑھائی شروع ہوتی ہے۔

میزبان: ارے واہ! اچھا یہ بتائیے کہ چین میں طالب علموں کے لیے معمول کی زندگی کیسی ہوتی ہے؟ تعلیم کے میدان میں اتنی سہولتیں ہونے کے باوجود بہر حال یہاں کی زبان، تہذیب اور روایات تو ہمارے ملک سے بہت مختلف ہیں نا؟

حیدر خان: جی ہاں! آپ نے درست کہا، اگرچہ ہماری تہذیب اور روایات چین سے بالکل الگ ہیں لیکن یہ بات بھی تو کسی سے پوشیدہ نہیں کہ چین پاکستان کا بہترین دوست ہے اور ہماری دوستی ہر آنے والے دن مزید گہری اور تعلقات مضبوط ہو رہے ہیں۔

میزبان: اچھا! یہ بتائیے اپنوں سے دور وطن کی یاد تو ستاتی ہو گی۔ کیا یہاں مسلمان طلبہ کیلیے حلال کھانے کا انتظام ہوتا ہے؟ اس کے علاوہ وطن عزیز کی کون سے باتیں ہیں جو پردیس میں بہت یاد آتی ہیں؟

حیدر خان: جی یہاں حلال کھانا تو ہوتا ہے مگر بہت مختلف ہوتا ہے۔ یہ کھانے عموماً علاقائی انداز کے ہوتے ہیں جو غیر روایتی مرچ مسالوں سے بھرپور ہوتے ہیں جنہیں ہم پاکستانی نہیں کھا سکتے۔ گوشت کے بغیر جو سبزی والا کھانا یہاں ہوسٹل میں ملتا ہے وہ بھی مجھے زیادہ مزیدار نہیں لگتا۔ کھانا تو ہمارے ملک کا ہے، چٹ پٹا اور خوب ذائقے دار۔ مجھے تو گھر کا کھانا بہت یاد آتا ہے۔ ویسے بھی یہاں ہوسٹل کی زندگی میں ایک کمرہ ہی کل کائنات ہوتا ہے۔ مجھے اپنا گھر بہت یاد آتا ہے۔ یہاں اتنے چھوٹے سے کمرے میں رہتے ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہاں آکر ہم ماں باپ کی قدر کرنا سیکھ لیتے ہیں، آپ یہ بات لازمی شائع کریں اور سب نوجوانوں کو بتائیں۔ پاکستان میں گھر میں امی اور ابو کے ہوتے ہوئے کچھ کرنا ہی نہیں پڑتا تھا، سب کچھ تیار مل جاتا تھا۔ یہاں تو سب کچھ خود ہی کرنا پڑتا ہے۔ مجھے اپنے بہن بھائی بھی بہت یاد آتے ہیں، ہر وقت ان کے ساتھ رہنا، کھیلنا اور شرارتیں کرنا۔ اس کے علاوہ دوست بھی بہت یاد آتے ہیں۔

میزبان: یہاں کا موسم عموماً کیسا ہوتا ہے، اور ہمارے ملک سے کتنا مختلف ہے؟

حیدر خان: یہاں کا موسم زیادہ تر ٹھنڈا رہتا ہے۔ برف باری بھی ہوتی ہے۔ پاکستان کے مقابلے میں یہاں گرمی بہت کم ہوتی ہے اور اکثر بارش ہوتی رہتی ہے۔

میزبان: آپ نے ہمیں بہت مفید معلومات دی ہیں۔ ہمارے اخبار میں انٹرویو دینے کے لیے آپ کے وقت کا شکریہ۔

حیدر خان: انٹرویو کی دعوت دینے کے لیے آپ کا بھی بہت شکریہ۔

اب آپ یہ بات چیت دوبارہ سنیں۔

[Pause 00’30”]
[Repeat]
[Pause 00’30”]

ریکارڈنگ ختم ہوئی اور اس کے ساتھ یہ امتحان بھی ختم ہوا

This is the end of the recording, and of the examination.

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge Assessment International Education Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cambridgeinternational.org after the live examination series.

Cambridge Assessment International Education is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which itself is a department of the University of Cambridge.